السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک پاکستان کے ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا جانور ذبح کرنے کے متعلق

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ جانور ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا اور تکبیر پڑھنا ضروری نہیں ۔

2۔ اسلام میں جو جانور حلال ہیں ۔ اگر ان کو ایسی مشینی سے ذبح کیا جائے (یعنی مشین سے جانوروں کا گلا کاٹ دیا جائے ۔) جس سے وہ فوراً مر جائے تو یہ جانور حرام نہیں ہوں گے ۔ ان کو حلال سمجھا جائے ۔ (روزنامہ مشرق لاہور مورخہ 29 ستمبر سن 1967)

مارو گھٹنا پھوڑو آنکھ

ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے مفتی اعظم ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں ۔ کہ چند لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ہمارے پاس کچھ لوگ گوشت لے کر آتے ہیں ۔ جس کے متعلق ہمیں علم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تم گوشت پر اللہ کا نام لو اور کھا جاؤ ۔ (روزنامہ مشرق مورخہ 19 اکتوبر سن 1967ء

مفتی اعظم نے اس حدیث کو جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینے کیلئے حجت قرار دیا ہے ۔

لیکن اس حدیث پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانے میں مدینہ منورہ مشرکین سے پاک ہو چکا تھا ۔ البتہ منافقین مدینہ طیبہ میں موجود تھے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان منافقین کے دیئے ہوئے گوشت کے بارے میں غریب لوگوں نے سمجھا کہ کہیں منافقین جانور ذبح کرنے میں بھی منافقت سے نہ کام لے رہے ہوں ۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اطہر میں جب وحی الٰہی کا نزول ہو رہا تھا ۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ اور مسلمانوں کی رہنمائی فرما رہا تھا ۔ اگر ذبح جیسے اہم مسئلے میں کوئی اختلافی بات ہوتی تو آپ ﷺ کس طرح لوگوں کو اس طرح گول مول سا جواب دے سکتے تھے ۔ جبکہ اسلام کے شیدائی آپ ﷺ کے اشاروں پر ہی عمل کرنے میں نجات اخروی سمجھتے تھے ۔ ان حالات میں کس طرح یقین کیا جا سکتا ہے کہ ذبح کے بارے میں قرآن کریم کے واضح احکام کے ہوتے ہوئے (جن کا ذکر آ ئے گا) نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو کوئی دوسرا حکم دیا ہو ۔ اور پھر حدیث مذکورہ کے الفاظ واضح طور پر ثابت کر رہے ہیں ۔ کہ یہ حدیث جانور ذبح کرنے کے بارے میں نہیں ۔ بلکہ ایسے گوشت کے استعمال کے متعلق ہے کہ جو لوگ قابل استطاعت ہیں ۔ اور وہ ذبح کیا ہوا گوشت ان لوگوں کو دیتے ہیں ۔ جو خود جانور ذبح کر کے گوشت کھانے کی استطاعت نہیں رکھتے اور ان لوگوں کو محض شک ہو کہ گوشت دینے والا شخص کہیں منافق نہ ہو اور اس نے اللہ جانے گوشت پر تکبیر پڑھی بھی ہے یا نہیں ۔ ایسے گوشت کو کھانے کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت فرمائی ہوگی ۔

اس حدیث سے ایک لفظ بھی ایسا ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینے کی ہدایت فرمائی ہو ۔ پس ثابت ہوا کہ "ادارہ تحقیقات اسلامیہ" کے مفتی اعظم نے یہ حدیث بے محل پیش کر کے یہ ثبوت ہم پہنچایا ہے کہ جناب اسلامی مسائل سے بالکل ہی ناواقف ہیں اور جس منصب جلیلہ پر آپ کو جلوہ افروز کیا گیا ہے اس کے آپ اہل نہیں ہیں ۔ لہذا اہل حق اور صاحب بصیرت مسلمان آپ کے ایسے غلط استدلال کو کسی صورت میں بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے ۔ ہاں یہ ان لوگوں کے مسلک ومذہب کے عین مطابق ہو سکتا ہے جو قرآن حکیم کی اس آیت کے مصداق ہیں ۔

سوائے اس کے نہیں کہ تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکاری گئی ہو ۔ پس جو بھوک سے لاچار ہو جائے وہ نہ تو سرکشی کرنے والا اور نہ ہی حد سے بڑھنے والا ہو تو ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ۔

وہ اس آیت سے استدلال لے کر اور حدود اللہ کو توڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مردار اور خون سور اور غیر اللہ کے نام پر پکاری ہوئی چیز کو کھا لینا جائز سمجھتے ہوں ۔ اور مسلمانوں کو محض اپنے جیسا گمراہ بنانے کی خاطر کہتے ہیں ۔ کہ اسلام نے تو ایسی چیزوں کے کھانے کی اجازت دے رکھی ہے ۔

اہل حق جانتے ہیں ۔ کہ اسلام میں ایسا کوئی ضابطہ اور اصول نہیں کہ وہ کسی فرد واحد یا کسی پارٹی یا وقتی حالات کی خاطر قرآن کریم کسی واضح حکم کو بدل دے یا تبدیل کر سکے باوجود اس کے ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے مفتی اعظم قرآن حکیم کے ذیل کے واضح احکام کے ہوتے ہوئے بھی فرما رہے ہیں کہ جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے احکام وہ فرائض ہیں جن کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہر اہل ایمان کیلئے ضروری ہے ۔

ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا شرط ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ

اے رسول ﷺ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ فرمایئے تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور وہ جانوروں کا گوشت جو تم شکاری جانوروں کو شکار کی تعلیم دیتے ہوئے سکھا تو تم ان کو سکھاتے ہو(علم) سے جو اللہ نے ہمیں سکھایا سو جس کو وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس میں سے کھا لو اور اُس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

!پھر فرمایا

(فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۱۱۸ (سورۃ الانعام

پس تم کھاؤ اس میں سے جس (جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اگر تم اس کے احکام پر ایمان لانے والے ہو۔

مذید فرمایا کہ حج کے دنوں میں۔ (سورۃ الحج 38)

جو چوپائے اللہ نے انہیں مسلمانوں کو دیئے ہیں۔ ان پر مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں پھر ان میں خود کھائیں۔ اور محتاج فقیروں کو کھلائیں۔

اس کے بعد فرمایا!(سورۃ الحج 36)

اور ہم نے تمہارے لئے قربانی کے اونٹ کو اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا ہے۔ تمہارے لئے ان میں فائدے بھی ہیں۔ پھر ان پر اللہ کا نام کھڑا کرکے لو پھر جب وہ کسی پہلو پر گریں۔ انھیں خود کھاؤ۔ اور سوال نہ کرنے والے اور سوال کرنے والے کو کھلاؤ۔

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ حرام ہے۔

رب کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۱۲۱

اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس میں سے مت کھاؤ۔ اور (اس کا کھانا) یہ یقیناً (اللہ) کی نافرمانی ہے۔ بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں (وسوسے) ڈالتے ہیں۔ تاکہ وہ تم سے جھگڑیں۔ اور تم ان کی بات مانو گے تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

!اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا

حرام کیا گیا ہے (تم پر) وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹ کر مرا ہو اور چوٹ لگ کر مرا ہو یا بلندی سے گر کر مرا ہو اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ ڈالا ہو۔ مگر جسے تم (اللہ کا نام لے کر) ذبح کر ڈالو۔ اور وہ جو (کسی تھان پر ذبح کیا جائے۔ (المائدہ 3

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ان واضح احکام کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی اسلام کے اصولوں سے بے بہرہ شخص آیات مذکورہ بالا کے مطابق شیطان کے بہکاوے میں آ کر یہ کہے کہ جانور ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا اور تکبیر پڑھنا بھی ضروری نہیں۔ تو ان حالات میں سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ صاحب مسلمانوں کو گمراہ اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان بنانے پر تلا ہوا ہے۔ ایسے شخص کے وحیل و فریب سے اپنے ایمان کو بچانا مسلمانوں کے لئے از حد ضروری ہے۔ اور پاکستان کے سب سے زیادہ ہمدرد اور پاسبان صدر مملکت خداداد پاکستان فیلڈ مارشل جناب محمد ایوب خان صاحب ایسے شخص کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے اہم عہدے سے برطرف کرنے کے مطالبے کا حق ہر پاکستانی مسلمان کو حاصل ہ۔

ڈاکٹر صاحب کے غیر اسلامی نظریہ یعنی "جانور زبح کرنے والے کا مسلمان ہونا اور تکبیر پڑھنا ضروری نہیں۔" کا جواب آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اب ہم جناب کے غیر اسلامی اجتہاد یعنی جارع کا شین سے گلا کاٹے ہوئے جھٹکے پر مختصر سی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ (البقرۃ۔ 173)

اے ایمان والو حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا۔

گلا گھٹ کر مرا ہو اور چوٹ لگ کر مرا ہو یا بلندی سے گر کر مرا ہو اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ ڈالا ہو۔ ہر قسم کا جانور اس لئے حرام ہے۔ کہ اس کا خون جسم سے خارج ہونے کی بجائے گوشت میں جزب ہو کر حلال گوشت کو حرام بنا دیتا ہے۔ اور یہ گوشت سور کے گوشت کی طرح حرام ہو جاتا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ

(تم قربانی کے اونٹ کو کھڑا کر کے اس پر اللہ کا نام لو (یعنی نحر کرو) اور جب وہ گر پڑے پھر اس کا گوشت کھاؤ۔ (الحج 36

اس سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ جانور کے جسم سے خون خارج کر کے استعمال میں لایا جائے۔

ذبح کے متعلق صاحب قرآن کے بتائے ہوئے اصول

بخاری میں ہے کہ حضرت جریج عطاء سے نقل کرتے ہیں کہ ذبح حلق پر ہوتا ہے۔ اور ذبح لوگوں کا کاٹنا ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ رگیں پیچھے چھوڑ دی جائیں۔ یہاں تک کہ نخاع کٹ جائے کہا میرا گمان تو یہ نہیں ہے۔ نافع نے مجھے ابن عمر سے یہ خبر سنائی کہ انھوں نے اس کے کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ کہا کہ ہڈی سے ورے ورے کاٹ کر چھوڑ دیا جائے۔ یہاں تک کہ جانور تڑپ کر ٹھنڈا ہو جائے اور ابن عباس کا بیان ہے کہ حلق کے مقام پر ذبح کرنے میں اور نحر سے بھی بدن کا تمام خون نکل جاتا ہے۔ رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ایسی چیز سے ذبح کیا ہوا جانور جو اس کے جسم سے تمام خون کو نکال دے۔ اور اس پر بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو اس کو کھا لینا چاہیے۔ لیکن دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرنا چاہیے۔ (صحیح بخاری پارہ 23)

طبرانی میں عبد اللہ ابن عباس روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے اس بات سے لوگوں کو منع فرمایا کہ جانور کاٹتے وقت اس کو نخاع تک نہ کاٹ دیا جائے۔ (کیوں کہ اس سے مغز اور جسم کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے دنوں میں منیٰ میں تمام جگہ یہ اعلان کرایا۔ جانور کے ذبح کی جگہ حلق اور سینہ کے درمیان ہے۔ (دار قطنی)

ثابت ہوا کہ اگر جانور کو ذبح کرتے وقت اس کی تمام گردن پوری پوری کاٹ کر اس کے جسم کا تعلق حرام مغز سے بالکل ختم کر دیا جائے۔ تو اس سے جانور کی زندگی کی وہ کش مکش ختم ہو جاتی ہے۔ جو ہر جانور اپنے آخری وقت میں کرتا ہے۔ جانور کا آخری وقت میں تڑپنا اور پھر پھڑانا اس کے جسم سے خون خارج کرنے کا موجب بنتا ہے۔

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 13 ص 90-93

محدث فتویٰ